www.oqasa.org

پردہ اور شرم و حیا تما م مذاهب کا ایک بنیادی عنصر هے

عنایت اللہ

مسلمان دوسرے مذاہب کی طرح ایک مذہب پرست امت ہے ۔ یہ امت سلسلہ پیغمبران کی ایک آخری کڑی ہے ۔مسلمان تمام پیغمبران کوتسلیم کرتے ہیں ۔ انکے الہامی صحیفوں پرایمان رکھتے ہیں ۔ان پراورانکی آل پر درود وسلام ہر نماز میں بھیجتے ہیں ۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ،حضرت اسحٰق علیہ السلام ،حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ، حضرت داؤد علیہ السلام ،حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ،حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رحمت اللعالمین پراورانکی آل پر درود وسلام بھیجنا انکی عبادت ، انکے ایمان کا ایک اہم اور بنیادی حصہ ہے ۔تمام پیغمبران ، احترام نسواں اور حقوق نسواں اورادب نسواں کادرس دیتے رہے ۔مذاہب ہی نے مستورات کوادب و احترام اورعزت وتوقیر کی عظمت سے نوازا ۔مذاہب ہی نے ماں ، بہن ، بیٹی اوربیوی کے تقدس کا الہامی اورروحانی علم سکھایا ۔مذاہب ہی نے انکومعاشرے میں ایک اولیٰ مقام بخشا ۔مذاہب ہی نے مردوزن کوازدواجی زندگی کا پاکیزہ ضابطہ حیات عطا کیا ۔مذاہب ہی نے مستورات کے نان ونفقہ کامردوں کوذمہ دارٹھہرایا ۔مذاہب ہی نے مستورات کوچادراورچاردیواری کے تحفظ کا ضابطہ حیات فراہم کیا ۔مذاہب ہی نے مستورات کے تحفظ کیلئے باپ ، بیٹا ، بھائی اورخاوند جیسے آسمانی رشتوں کا نظام قائم کیا ۔مذاہب ہی نے ان رشتوں کے روپ میں پاکیزہ اورطیب محبت جیسے عظیم آسمانی تحفہ کودلوں میں بیدار فرمایا ۔مذاہب ہی نے ان رشتوں کے نظام کوقائم کرکے دنیا میں امن و سکون اورراحت پر مشتمل معاشرہ تیار
کرنے کا راستہ دکھایا ۔

۱ ۔حضرت آدم علیہ السلام اوراماں حواسے انسانی زندگی کا آغاز ہوا ۔جڑواں بچے لڑکی لڑکا پیدا ہوتے رہے ۔جڑواں بہن بھائیوں کی شادی دوسرے جڑواں بہن بھائیوں سے ہوتی رہیں ۔آفرینش نسل کاعمل جاری رہا ۔

۲ ۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہودی امت کے فرزندان کسی غیر یہودی نسل کی عورت سے شادی نہ کرسکتے ۔آج تک انکا ازدواجی زندگی کا ضابطہ حیات اسی طرح قائم دائم چلا آرہا ہے ۔

۳ ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عیسائی امت کے فرزندان زندگی میں صرف ایک ہی شادی کرسکتے ہیں ۔نہ وہ اس کوچھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی طلاق دے سکتے ہیں ۔خاوند کی وفات کے بعد عورت دوسری شادی نہ کرنے کی مذہبی طور پر پابند ہوتی ہیں ۔لیکن ان میں یہودیوں کی طرح نسل سے باہر شادی کرنے کی پابندی نہیں ہے ۔

۴ ۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے فرزندان ایک وقت میں چار شادیاں کرسکتے ہیں ۔اسلام میں مردوں کوطلاق دینے کا حق حاصل ہے ۔اسی طرح عورتیں بھی طلاق حاصل کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہیں ۔مرد کی وفات کے بعد عورت کومکمل اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ دوسری شادی کرسکتی ہیں ۔مسلمان مردعیسائی مستورات سے شادی کرسکتے ہیں ۔ اسکے علاوہ کسی بھی عورت کے ساتھ وہ ازدواجی بندھن باندھ سکتے ہیں ۔اگروہ اسکواسلام کے دائرے میں داخل کرلیتے ہیں ۔

۵۔مذاہب کی شریعتیں بدلتی رہیں۔کسی پیغمبر نے کسی دوسرے پیغمبر سے اختلاف رائے یا تنقید کا عمل اختیار نہ کیا۔وہ اپنے سے پہلے پیغمبران کی عزت وتوقیر اورادب واحترام کی تعلیمات کی روشنیاں پھیلاتے رہے۔مذہبی نسبت سے تمام امتیں ایک دوسری امت کے مذہبی نظریاتی تعلق کے رشتہ سے منسلک ہیں۔آخری نبی الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تو اہل کتاب پیغمبران اوران پر نازل ہونے والی الہامی کتابوں کی نہ صرف تصدیق فرمائی بلکہ جوان پیغمبران پر اوران پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان نہ لائے۔ان پر اورانکی آل پر ہرنماز میں درود نہ بھیجے۔وہ دائرہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوسکتا۔اور نہ ہی اسکی کوئی عبادت قبولیت کا شرف حاصل کرسکتی ہے۔

۶۔تمام مذاہب نے اپنی امتوں کو انسانی نسل کی آفرینش کیلئے ازدواجی زندگی کے الہامی روحانی اورآسمانی طرز حیات اور ضابطہ حیات کی تعلیمات سے نوازا۔اللہ تعالیٰ نے مردوزن،میاں بیوی کے فرائض اوراولاد کے حقوق وضوابط سے آگاہ فرمایا۔کنبہ سے لیکر معاشرے تک کے حسن اخلاق،حسن کردار کے سنوارنے کے فرائض کی عقدہ کشائی فرمائی۔انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک کے الہامی اصول وضوابط سے آگاہی بخشی۔معاشرے کی تشکیل وتکمیل کے لئے ازدواجی زندگی کے اخوت ومحبت اورایثاروثار کے آسمانی نور سے دلوں کومنور کیا۔

۷۔ مذہب نے معاشرے کی تشکیل کیلئے ازدواجی زندگی کے نظام کو مکمل تحفظ فراہم کیا۔جنسی بے راہ روی اور بدکاری اور زناہ کاری کا مکمل تدارک کیا۔معاشرے کو پاکیزہ اور طیب بنیادوں پر استوار کیا۔ مذہب پرست امتوں نے ماں باپ ،بہن بھائی اور بیٹی بیٹا کے محبت کے جذبوں سے سرشار آسمانی رشتوں کا تقدس اور انکی عظمت کا سفر انسانی زندگی میں جاری رکھا۔انسانی فطرت میں ماں،بہن،بیٹی کے رشتوں کے تقدس کی شمع روشن کیں۔مذہب کی روشنی میں انسانی محبت سے بھرپور ازدواجی زندگی کا سلسلہ آفرینشِ نسل کا عمل قائم کیا۔انسانی نسل اس جہان رنگ وبو میں پھولوں کی طرح پھلتی پھولتی رہی۔گھر کا باغیچہ اولاد کے بیٹی بیٹوں کے پھولوں سے سجتا،سنورتا اوراستوار ہوتا رہا۔اولاد کی الہامی،آسمانی محبت اوراولاد کی روحانی فطرتی کشش سے ماں باپ،دادی دادا اورنانی نانا مسحور ہوتے رہتے ہیں۔مذاہب کے تیار کئے ہوئے یہ آسمانی رشتے اخوت ومحبت کے سفیر بن کر دنیا میں پھیلتے اور معاشرہ عمدہ اورانمول بنیادوں پر استوار ہوتا رہتا ہے۔

۸۔اولادیں جواں ہوتیں،گھر کی رونقیں دوبالا ہوتیں،مائیں اولادوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک روحانی یونیورسٹی کا رول ادا کرتیں۔تعمیرِ انسانیت کا کردار ادا ہوتا رہتا ہے۔مائیں اولاد کے اخلاق وکردار کو مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں پروان چڑھاتیں مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھنے کا درس دیتیں۔اخوت ومحبت کی روحانی تعلیمات سے انکی آبیاری کرتیں۔اعتدال ومساوات کے الہامی فلسفہ کی روشنی میں انسانی کردار تیار کرتیں۔خدمت خلق کے جذبوں کو بیدار کرتیں۔مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی روحانی تعلیمات سے انسانیت کو سینچتیں۔دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتیں۔پیغمبران کے فلسفہءحیات کی تعلیمات کونسل درنسل منتقل کرتیں۔ان پاکیزہ رشتوں کا تقدس بحال

رہتا۔مذہب کے درس وتدریس اور نظریات کی آبیاری کا سلسلہ جاری رہتا۔عمدہ اخلاق اوراعلی کردار کی قندیلیں تیار ہوتی رہتیں۔آسمانی صفات کی روشنیاں پھیلتی رہتیں۔الہامی،روحانی صداقتیں اس جہان رنگ وبو میں نورانی نور کا اپنا جلوہ دکھاتی رہتیں۔انسانی نسلوں کے رنگا رنگ کے اولادوں کے پھول اورانکے رشتوں کے تقدس کی خوشبوئیں اس جہان فانی کو معطر کئے جاتی رہتیں۔انسان عزیزواقارب کے رشتہءاخوت ومحبت کا پیکر بنا رہا۔مذہبی ازدواجی طریقہ کار خاندان کی تشکیل اورامن وامان اور ہر قسم کی عافیت کی آماجگاہ کا محور بنا رہا۔جمہوریت نے ماں سے روحانی یونیورسٹی اوراس سے ملی معلمی کا کرداراوراس سے شرم وحیا کی طیب دولت اورعزت وتقدس کا نورانی مقام آزادیءنسواں کی ضرب سے لوٹ لیا ہے۔

۹۔جب سے مذاہب کی کمانڈ چند نفوس پر **مشتمل** مادیت پرست اوراقتدار پرست نمرودی،فرعونی اوریزیدی نظریات پر **مشتمل** جمہوریت کے سیاسی پیغمبران نے ہتھیالی۔مذہب کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کے نظریات کی کڑی کو جمہوریت کے جال میں مقید کر لیا۔یہودیوں،عیسائیوں اورمسلمانوں کے مذاہب کو زیر کرلیا۔ان تمام مذاہب اورانکی امتوں پر سرکاری اورحکومتی سطح پر جمہوریت کی بالادستی قائم کرلی۔مذاہب کے نظریات،انکے اصول وضوابط،انکے ضابطہ حیات،انکا تعلیمی نصاب،انکی درسگاہیں اورانکی تعلیم وتربیت کا سلسلہ سرکاری سطح پر معطل اورمنسوخ کردیا۔الہامی کتابوں کے نظریات اورتعلیمی نصاب پر اسمبلیوں کے ممبران کے تیار کردہ جمہوریت کے نظریات نے فوقیت حاصل کرلی۔جمہوریت کا تعلیمی نصاب،اسکے اصول وضوابط اورقوانین کا نفاذ جاری ہوتا گیا۔جمہوریت کے مذہب کے اسمبلی ممبران کے تیار کردہ تعلیمی نصاب کے قوانین کی تقلید سرکاری احکام کی پابند بنادی گئی۔جمہوریت کے اقداراورکردار،قوانین اور ضابطوں کے نفاذ کا سلسلہ جاری ہوگیا۔مذاہب کے نظریات،انکا ضابطہ حیات،انکا طرز حیات سسک سسک کردم توڑتے چلاگیا۔جب تک پیغمبران کی امتیں انبیاعلیہ السلام کی تعلیمات پر گامزن رہیں۔دنیاامن کا گہوارہ بنی رہی۔انبیاءعلیہ السلام کے الہامی صحیفوں کی تعلیمات بنی نوع انسان کے دلوں میں اترتی چلی جاتی۔جمہوریت کے نظریات کی سرکاری بالادستی نے انبیاءعلیہ السلام کے دلوں کو تسخیر کرنے والی الہامی اقداراورروحانی کردارکوکچل کررکھدیا۔اس طرح دنیا میں جمہوریت نے ایک خوفناک نمرودی،فرعونی اوریزیدی فتنہ برپا کردیا ہے۔

۱۰۔سترھویں صدی کے آخر تک یہ تمام امتیں چادراورچاردیواری کے نظام کو اپنانے میں پیش پیش تھیں۔جب سے مادہ پرستوں اور اقتدار پرستوں نے مذاہب پرست امتوں سے اقتدار کی جنگ جیت کر جمہوریت کا نظام حکومت قائم کرلیا۔تو مذاہب کے نظریات،انکے ضابطہ حیات اورانکے طرز حیات کو پابند معبد،کلیسا اورمسجد کردیا گیا۔جمہوریت کے طرز حکومت کے اسمبلی ممبران کے پیغمبران نے قانون سازی کا عمل جاری کرلیا۔مذاہب کی سرکاری سرفرازی ختم کردی گئی۔مذاہب کے نظریات اورانکی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کے نظریات کی روشنی میں قانون سازی کرکے اسکی تقلید سرکاری مشینری کے ذریعہ ان پیغمبران کی امتوں پر نافذالعمل کردی گئی۔جس کی وجہ سے مذہبی امتیں اوران کا معاشرہ انکے نظریات اورانکی تعلیمات ابتری کا شکار ہوتے گئے۔

۱۱۔سب سے پہلے جمہوریت کی روشنی میں عورت کے حقوق کے تحفظ اورآزادی کی جنگ مغرب میں لڑی گئی۔وہاں خاوند،بھائی،

بیٹا، باپ نے مستورات بیوی، بیٹی، بہن اور ماں کے حقوق سلب کر کے ان کے ترقی کے راستے روکے ہوئے تھے۔انہوں نے مستورات کو مردوں کے برابری کے حقوق سے بھی محروم کرر کھا تھا۔انہوں نے مستورات کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے سے بھی روک رکھا تھا۔انہوں نے مستورات کو مردوں کے نان ونفقہ مہیا کرنے کی قید میں مقید کرر کھا تھا۔انہوں نے ماں، بہن، بیٹی کے جسمانی اور روحانی تحفظ کے نام پر گھروں میں قید کرر کھا تھا۔اس طرح مردوں نے مستورات کی آزادی کے حقوق کو چھین رکھا تھا۔مردوں نے مستورات کو چادراور چاردیواری کی اذیتناک قید میں ڈال رکھا تھا۔کتنے غضب کی بات ہے کہ مردوں نے عورتوں کو اپنے گھروں کی عزت وعظمت اور زینت بنا رکھا تھا اور گھر کی سرداری انکے حوالے تھی۔

۱۲۔حقوق نسواں کی جنگ میں مغربی مردوں کو شکست فاش ہوئی۔مستورات کو مادیت کے حصول اور ترقی کے کردار کو ادا کرنے کیلئے مخلوط معاشرے میں مادی خوشحالی کی غرض سے متعارف کروایا گیا۔عورت نے حقوق نسواں کی جنگ جیت لی۔وہ چادر اور چاردیواری کی دیوار پھلانگ کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوگئی اور روزگار کی تلاش میں گھر سے باہر نکل آئی۔ان کو گھر کی چاردیواری سے آزادی مل گئی۔مردوں کے شانہ بشانہ فیکٹریوں، کارخانوں، سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر میں ملازمتیں مل گئیں۔اور زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے ساتھ شامل ہوگئیں۔گھریلو ذمہ داریوں سے آزاد ہوگئیں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا اور مخلوط معاشرہ وجود میں آنا شروع ہوگیا۔

۱۳۔مذہب کے نظریات اور ضابطہ حیات اور طرز حیات سے بغاوت کے آثار اور نتائج کھل کر سامنے آنا شروع ہوگئے۔روحانی اور جسمانی تقدس پامال ہونا شروع ہوگیا۔نوجوان طبقہ جنسی بے راہ روی کا شکار ہوتا گیا۔جمہوریت نے بدکاری اور زناہ کے گناہ کی زندگی کو قانون سازی کے ذریعہ جائز قرار دے دیا۔ہم جنس کے ساتھ جنسی آزادی کا قانون بھی معرض وجود میں آگیا۔نوجوان جوڑے اپنے اپنے پسند کے نت نئے ساتھی کے ساتھ جنسی خواہشات پوری کرنے کے عمل میں مبتلا ہوتے گئے۔مذاہب کی ازل سے لیکر اب تک کے ازدواجی زندگی کے نظریہ حیات اور طرز حیات کے طیب اور پاکیزہ عمل کو جمہوریت کے سیاسی پیغمبران نے جمہوریت کی چتا کا ایندھن بنا کر رکھ دیا۔

۱۴۔مستورات کو آزادی نسواں کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑی۔مذہب کے عطا کئے ہوئے ازدواجی زندگی کے طریقہ کار کے تحت عورت چاردیواری کے اندر رہ کر اپنے دیوتا کی پوجا کرتی تھی۔بچے پیدا کرتی تھی۔گھر پر راج کرتی تھی اور دیوی کہلاتی تھی۔ماں کی ممتا محفوظ اور زندہ تھی۔خالق کائنات کی طرح وہ اولاد کو شفقت اور محبت کا انمول آسمانی تحفہ تقسیم کرتی تھی۔اولاد دل وجان سے ماں کی خدمت وادب کے آداب بجالاتی تھی۔عورت کا تقدس، اسکے جسم کا تقدس، اسکی روح کا تقدس اور اسکے وجود کی موجودگی ایک سایہء ابر رحمت بن کر خاندان کے افراد پر چھائی رہتی تھی۔جمہوریت کے طرز حیات میں مستورات مارکیٹ کی سامان آرائش اور ڈیکوریشن پیس بن کر رہ گئی۔اسکے جسم اور جوانی کے خریدار بہت نکلے۔وہ مارکیٹ میں محبت کے جھوٹے الفاظ کے دھوکے میں جنسی تشدد کا شکار ہوتی چلی آ رہی ہے۔زندگی میں اسے کئی جنسی دیوتا ملے۔لیکن وہ کسی دیوتا کی دیوی بن کر زندگی نہ گذار سکی۔مذہب کے فطرتی اصولوں کے خلاف جنگ لڑ کر مغرب میں جمہوریت کے سیاستدانوں کے تیار کردہ ضابطہ حیات کی جیت تو ہوگئی۔لیکن عورت اور مغربی معاشرہ مذہب کی

ازدواجی زندگی کے نظام سے محروم ہوتا گیا۔ماں سے مامتا چھن گئی اور اولاد کیلئے ماں باپ کی خدمت وادب کا چشمہ خشک ہوتا گیا۔عیسٰی علیہ السلام کی ملت کی اولادیں بی بی پاکدامن حضرت مریم پاک کی بیٹیوں کی دعاؤں سے محروم ہوتی گئیں۔

۱۵۔یہاں یہ بات بڑے دلی دکھ اور روحانی اذیت سے ادا کرنی پڑتی ہے۔کہ انبیاء علیہ السلام پر جمہوریت کے جاہل سیاسی ممبران کی سرکاری بالادستی کا فتنہ پیغمبران کی امتوں پر، انکے نظریات پر اور انکی تعلیمات پر ہر قسم کی فوقیت حاصل کر چکا ہے۔

۱۶۔ان سیاسی جہلا کے پاس نہ عدل ہوتا ہے اور نہ ہی انصاف۔نہ امانت اور نہ ہی دیانت۔نہ اعتدال اور نہ ہی مساوات۔نہ صبر اور نہ ہی شکر۔یہی ملت کے رہبر بھی ہوتے ہیں اور یہی رہزن بھی۔یہی ظالم بھی اور یہی جابر بھی۔یہی چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کا خون چوستے بھی ہیں اور پیتے بھی ہیں۔یہی خزانہ کے امین بھی ہوتے ہیں اور لوٹنے والے بھی۔یہی زانی بھی ہوتے ہیں اور عیاش بھی۔یہی ملک کے خادم بھی ہوتے ہیں اور حکمران بھی۔یہی بارہ سو برہمن چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو شودر بنائے بیٹھے ہیں۔یہ دین بھی لوٹ رہے ہیں اور مسلم امہ کا خزانہ بھی۔یہ آدھا ملک توڑ بھی چکے ہیں اور باقی آدھا ملک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا بھی کر رکھا ہے۔کیا ان سے اور جمہوریت سے نجات حاصل کرنا ملک وملت کی سلامتی کیلئے ضروری نہیں۔کیا انکے روبرو حق بات کہنا ہزار سال کی عبادت سے افضل اور ارفع نہیں۔ان ظالموں،عیاشوں نے اپنی ڈکشنری سے رحم اور عدل کا لفظ خارج کر رکھا ہوا ہے۔ان چودہ کروڑ مسلم امہ کے مظلوم فرزندان کے آنسو،ان ظالموں کی دودھاری تلوار سے کہیں زیادہ مہلک اور خطرناک بن کر انکے سامنے آچکے ہیں۔ ان کی عقل مات کھا چکی ہے۔پانی سر سے گذر چکا ہے۔انکو جمہوریت کے اس دین کش طرز حیات کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی ہوگی۔مذاہب کے انقلاب کا طوفان انکے سامنے کمر باندھے آن کھڑا ہوا ہے۔

۱۷۔پاکستانی حکمران مغرب کے ممالک کے حکمرانوں کی اچھائیوں اور خوبیوں کو پس پشت ڈالے چلے آرہے ہیں۔انکو انکے اعتدال و مساوات کے سسٹم کی سمجھ نہیں آتی۔انکو انکے انسانی حقوق کے ادا کرنے کے عمل کی بھی سمجھ نہیں آتی۔انکو انکے رائج الوقت اعتدال پر مشتمل معاشی نظام کی بھی سمجھ نہیں آتی۔انکو انکے ایک تعلیمی نصاب قائم کرنے کی افادیت کا بھی پتہ نہیں چل سکا۔انکو انکے امانت و دیانت کے اصولوں پر گامزن ہونے کا بھی پتہ نہیں چل سکا۔انکو انکے یتیموں،مسکینوں، محتاجوں،بیماروں، بے روزگاروں اور بوڑھوں کی بنیادی ضروریات کے فرائض کو سرکاری سطح پر ادا کرنے کا عمل بھی دکھائی نہیں دے سکا۔انکو انکے ممالک میں عدل وانصاف اور اپنے ملک کے عدل وانصاف کے فرق کا بھی علم نہیں ہوسکا۔ان کور چشموں کو انکی اخلاقی خوبیوں اور اپنی خامیوں کا فرق بھی محسوس نہیں ہوسکا۔ان کو مغرب کی ترقی کے اسباب اور پاکستان کے زوال کے محرکات کے عوامل کی نشاندہی کون کرے۔یہ تو اقتدار کے نشہ میں دھت۔ملک کی عوام سے ٹیکسوں اور مہنگائی کے ذریعہ انکا معاشی خون چوسنے اور ملکی وسائل کو لوٹنے۔انکو اپنے اپنے کارخانوں،فیکٹریوں،محلوں اور بنکوں میں منتقل کرنے سے ابھی فرصت ہی کہاں۔ملک کی تمام دولت،تمام خزانہ اور تمام وسائل اقتدار کی نوک پر ان ساڑھے سات ہزار خاندانوں میں تقسیم ہوتے چلے آرہے ہیں۔ قیمتوں میں بے پناہ اضافے کرتے جائیں انکو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔

۱۸۔بیوہ،یتیم،اپاہج،بوڑھوں،ناداروں اور بے روزگاروں کی بنیادی ضروریات کی ذمہ داری نبھانے کی بجائے ان سے ہر قسم کے

ٹیکس، بجلی، گیس، پانی کے بل ۔مکان کے ٹیکس، مہنگائی کے ٹیکسوں سے انکا معاشی خون چوسا جاتا ہے ۔انکو خودکشیوں اور خودسوزیوں پر مجبور کر دیا جاتا ہے ۔وہ اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کو قائم کرنے سے گریز کرتے چلے آرہے ہیں ۔اگر **ملک** میں معاشی اعتدال و مساوات کو بروئے کار لایا جائے ۔تو **ملک** میں غربت قسم کی کوئی چیز نظر نہیں آسکتی ۔اعتدال ومساوات چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کا بنیادی حق ہے ۔اس حق کو نافذ العمل کرنا ان کا دینی فریضہ ہے ۔

۱۹ ۔اگر **ملک** میں طبقاتی تعلیم ختم کر دی جائے اور ایک تعلیمی نصاب مقرر کر دیا جائے اور تعلیم کے اخراجات عمومی یا نارمل سطح پر لا دیئے جائیں جن اخراجات تک عوام الناس کی رسائی ہو سکے ۔تو **ملک** سائنس کی دنیا اور ترقی میں کسی سے پیچھے نہیں رہ سکتا ۔طبقات کے عذاب سے **ملک** و ملت بچ سکتے ہیں ۔ایک تعلیمی نصاب قائم کرنا اور طبقات ختم کرنا، چودہ کروڑ انسانوں کی عبادت کا حصہ ہے ۔

۲۰ ۔اردو کے قومی زبان کے ورثہ کو **ملک** میں بحال کر دیا جائے تو چودہ کروڑ انسانوں کی جہالت اور غلامی دور ہو سکتی ہے ۔ورنہ افسر شاہی ،منصف شاہی کے چند انگلش میڈیم کے طبقاتی انگریزی اداروں کے پروردہ ملت اسلامیہ کے فرزندان کو انتظامیہ اور عدلیہ کی لاٹھی سے جاہل بنا کر ہانکتے چلے جائیں گے ۔چودہ کروڑ انسانوں کو اپنی جہالت اور غلامی کو دور کرنے کیلئے انتظامات کرنا انکا پیدائشی حق بنتا ہے ۔ انگریزی زبان کی حاکمیت سے جمہوریت کی حاکمیت قائم ہوتی جارہی ہے ۔چین، روس، روس کی بارہ آزاد ریاستیں اور دنیا کے بے شمار مغربی ممالک جن میں اپنی مادری زبان میں تعلیم وتربیت دی جارہی ہے ۔کیا وہ تمام ممالک ترقی یافتہ ممالک نہیں ہیں ۔اہل وطن کو اپنے حقوق کا تحفظ کرنا ہے ۔یا اللہ چودہ کروڑ اہل وطن کو انگریزی زبان کی غلامی سے نجات دلا ۔امین

۲۱ ۔دین پر علما کی عربی زبان کی اجارہ داری کو ختم کرنے کیلئے اور قرآن پاک کی روح کو سمجھنے اور اسکی حکمتوں سے مسلم امہ اور پوری انسانیت کو آشنا کرنے کیلئے اور اس پر عمل پیرا ہونے کیلئے قرآن حکیم کا ترجمہ اردو زبان میں پہلی جماعت سے لیکر پی ایچ ڈی تک کا نصاب تیار کر کے **ملک** میں رائج کرنا ہوگا ۔اس سے دین کے نظریات، دین کے ضابطہ حیات، دین کی طرز حیات، دین کے حسن اخلاق، دین کے حسن کردار، دین کی اعلیٰ فطرتی صفات اور دین کی صداقتوں کے نور سے ملت کے فرزندان کی آبیاری ہونا شروع ہو جائیگی ۔جس سے وہ دین کی روشنی میں ملت کی رہنمائی کے فرائض ادا کرنے کے قابل ہو سکیں گے ۔ایسا کرنے سے دین کی قندیلیں پوری دنیا میں روشن ہونگی، چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان اور انکی آنیوالی نسلیں دین کی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے قابل ہو سکیں گی ۔اسی سے مسلم امہ کی کردار سازی کا عمل بھی جاری ہو جائیگا ۔ایسا کرنا مسلم امہ کا فرض اولین ہے جو انہوں نے ادا کرنا ہے ۔یا اللہ مسلم امہ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما اور جمہوریت کے عذاب سے نجات بھی دلا ۔امین

۲۲ ۔چادر، چاردیواری اور پردہ مسلم امہ کے دین کا ایک اہم جز ہے ۔جس نے پردہ کی دیوار کو توڑا اس نے زناہ کی طرف پہلا قدم اٹھا لیا ۔دین اسلام مخلوط معاشرے کی اجازت نہیں دیتا ۔تعلیم کی دولت کو مخلوط تعلیمی اداروں کے سپرد کرنا مسلم امہ کے تشخص کے خلاف ایک گھناؤنی دین کش سازش ہے ۔سیاستدان اور حکمران عیش عشرت کے دلدادہ، شراب نوشی اور بدکاری کے رسیا بن چکے ہیں ۔یہ مخصوص پیشہ ور مستورات کے ساتھ رقص وڈانس اپنی مخلوط محفلوں اور کلبوں میں تو کر سکتے ہیں ۔کھلے عام یہ آج بھی اپنے بیٹیوں، بہنوں، بیویوں اور بچھ

وپھیوں کو داد عیش دینے کی اجازت کو برداشت نہیں کر سکتے۔مغرب کی طرح مخلوط معاشرے کی تکمیل کا عمل درجہ بدرجہ آگے بڑھاتے جا رہے ہیں۔آزادی نسواں اور مخلوط معاشرہ کے ذریعہ ملک وملت کو مغرب کی تقلید میں دین کے ازدواجی نظام کو مفلوج کرنے۔ماں کی مامتا کو ختم کرنے، ماں کی حیا کو نوچنے۔ماں کی عزت کو روندنے، ماں کی روحانی صفات کو پائمال کرنے، ماں کے تقدس، ماں کی حرمت، ماں کی شفقت، ماں کی محبت، ماں کے جذبہ ایثار، ماں کے دعا کیلئے اٹھنے والے ہاتھوں کو کیسے مفلوج کیا جاسکتا ہے اور ماں کا اولاد کے ساتھ خدائی رشتہ ترک کرنے کے عذاب کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔یا اللہ یہ کیسا عذاب ہے کہ بدکردار سیاسی علما اور بے حیا سیاسی دانشوروں اپنی بہو بیٹیوں کو انگلی لگا کر اسمبلیوں کے ننگے ناچ ہالوں میں پہنچ گئے ہیں۔ان سے حیا کے الفاظ کی تاثیریں چھین لی گئی ہیں۔وہ دین کی دوری کی سزا میں مبتلا ہو چکے ہیں۔یا اللہ انہیں راستگی کی منزل کا مسافر بنا۔یا اللہ ہم پر ہماری آنیوالی نسلوں پر رحم فرما۔امین

۲۳۔مغربی تہذیب کی مثال ہمارے سامنے ہے۔جمہوریت کے نظام نے مذہب کو کلیسا میں بند کر دیا۔مخلوط معاشرہ بتدریج اپنی منازل طے کرتا رہا۔اس طرح عیسائی نسلیں جمہوریت کے ظلمت کدہ کی زینت بنتی گئیں۔مذہب کی ابتدائی اکائی ازدواجی زندگی کو انہوں نے پاش پاش کر دیا۔مغرب میں چادر اور چاردیواری کا تصور اور ازدواجی زندگی کا نظام درہم برہم اور فرسودہ بنا کر رکھ دیا گیا۔جنسی آزادی نے خانگی زندگی میں ایک انوکھا انقلاب برپا کر دیا ہے۔عورت اور مرد ہنت نئے ساتھیوں کے ساتھ جنسی خواہشات کے عمل میں مصروف ہو چکے ہیں۔عورت کی جوانی جنسی تشدد کا شکار ہوتی جاتی ہے۔حرام کے بچے جنتی ہے اور وہ وکٹورین ہومز میں جمع کرا دیتی ہے۔مغرب میں مرد وزن اولاد کی پرورش سے مبرا اور مستثنیٰ ہو چکے ہیں۔اولاد ماں باپ کی شفقت سے محروم ہو چکی ہے۔انسانی رشتے بکھر چکے ہیں۔اخوت و محبت کے فطرتی جذبے نایاب اور ناپید ہو چکے ہیں۔ازدواجی اور خانگی زندگی جمہوریت کے عذاب کی نظر ہو چکی ہے۔دین دار سیاستدانوں، حکمرانوں، وقت کے دانشوروں، اور صاحب شعور مسلم امہ کے فرزندان کو سوچنا اور سنبھلنا ہوگا۔کیا وہ ماں کے تقدس کو روندنا چاہتے ہیں یا تحفظ فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ملت کو آپنے دوٹوک فیصلہ سے آگاہ فرماویں۔

۲۴۔ہمارے سیاستدان اور حکمران بھی ملک میں جمہوریت کے نظام کے تحت مذہب کے نظریات، ضابطہ حیات کو مسجد کی چاردیواری میں پابند سلاسل کر چکے ہیں۔جمہوریت کی سرکاری بالادستی کی طاقت سے مخلوط تعلیم مخلوط اسمبلیاں مخلوط حکمرانی مخلوط سرکاری اور غیر سرکاری ملازمتیں جمہوریت پسند سیاستدان اور حکمران ملک وملت پر رائج کرتے جا رہے ہیں۔جمہوریت کی سرکاری بالادستی مسلم امہ کے چودہ کروڑ پاکستانی فرزندان اور تمام مسلم ممالک کے عوام کو دین محمدی ﷺ سے فارغ کرنے کی ایک عالم گیر گہری سازش ہے۔جمہوریت کے ابلیسی فکر کے رہنما مسلم امہ کا اور دین محمدی ﷺ کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔انکے شکنجوں کو توڑنا ہوگا۔

۲۵۔جمہوریت کے پروردہ جاگیردار اور سرمایہ دار، مذہبی سیاسی جماعتوں کے علما کرام اور مشائخ کرام اور ان پر مشتمل حکمران پاکستان میں حکومتی سطح پر مستورات کو اسمبلیوں میں بہت بڑی تعداد میں نشستیں مہیا کر کے ملک میں مخلوط حکومتیں بنانے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔
مغرب کی طرح آزادی نسواں کی جنگ کا آغاز ان سیاستدانوں اور حکمرانوں نے شروع کر رکھا ہے۔سیاستدان اسلامی تہذیب کے چادر اور چاردیواری کے تحفظ کے ضابطہ کو توڑنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔مخلوط تعلیمی نظام ملک میں رائج کر چکے ہیں۔سرکاری اور غیر سرکاری

ملازمتوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی پالیسی اپنا چکے ہیں۔انتظامیہ اور عدلیہ کے ہر شعبہ میں مستورات پہنچ چکی ہیں۔ہوٹلوں اور کلبوں تک آزادی نسواں کا سفر طے ہو چکا ہے۔زندگی کے ہر شعبہ میں مخلوط طرز حیات کی سرکاری پذیرائی ہو رہی ہے۔بدکاری اور بے حیائی کا دین کش مخلوطی معاشرے کا سفر مغرب کی طرح اپنے منطقی انجام کی منزل کی طرف رواں ہو چکا ہے۔سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں نوجوان لڑکیوں کو عیاش افسر اور عیاش سرمایہ دار انکی ظاہری بدنی جاذبیت کے تحت معقول تنخواہوں کے عوض بھرتی کر لیتے ہیں۔نوجوانوں کیلئے نوکریاں حاصل کرنا ممکن ہی نہیں رہا۔سیاسی جماعتوں کے ممبران اور سیاسی عالم دین اور مشائخ کرام جمہوریت کے سائے تلے مسلم امہ کی بیٹیوں کو مخلوط معاشرے کی زینت اور بدکاری اور بے حیائی کا دوزخ کا ایندھن بنانے کا سرکاری قانون نافذ کر چکے ہیں اور اپنی بیٹیوں کو انگلی لگا کر اسمبلیوں میں پہنچ چکے ہیں۔دین محمدی ﷺ کی امت کے نظریات اور کردار کے قاتل بن چکے ہیں۔دین کی حیا کو اقتدار کے عوض فروخت کر چکے ہیں۔جمہوریت کی بالادستی دینی اقدار اور کردار کو بری طرح روندتی چلی جا رہی ہے۔سیاستدانو اور حکمرانو اپنے اعمال کا احتساب خود کرلو۔نیک مشورہ ہے۔دنیا اور آخرت سنور جائیگی۔ورنہ حالات آپکے سامنے ہیں۔وقت ایسا آرہا ہے کہ کوئی شخص کسی کی کوئی مدد کر نہیں سکے گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ناگہانی آفات سے محفوظ فرماویں۔امین۔

حکومتی سطح پر ٹی وی مخلوط معاشرہ تیار کرنے میں اہم رول ادا کر رہا ہے۔

۲۶۔ڈراموں میں چوری، ڈاکے اور رہزنی کے کردار ملک میں چوری، ڈاکے اور رہزنی کی تربیت گاہ کا سرکاری فریضہ ادا کر رہے ہیں۔حکومتی پالیسی کے مطابق حکمرانوں نے نوجوان مرد و زن کو ٹی وی ڈراموں کے ذریعہ نفس پرستی، ہوس پرستی، مادہ پرستی، اور شہوت پرستی کی تربیت گاہ بنا رکھا ہے۔ٹی وی پر سفارش، کرپشن اور رشوت کے ڈراموں کے کردار معاشرے کو ان برائیوں سے متعارف کروانے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا رول ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ٹی۔وی آرٹسٹوں میں شامل مرد و زن دین کی دیواریں پھلانگنے اور دین کا مذاق اڑانے کا فریضہ سرکاری ہدایات کی روشنی میں ادا کر رہے ہیں۔ٹی۔وی کا یہ سب مخلوط نظام اور سسٹم تمام مذاہب اور خاص کر دین محمدی ﷺ کے نظریات، ضابطہ حیات، تعلیمی نصاب، دینی اخلاقیات، دینی کردار، دینی صفات اور فطرتی صداقتوں اور مذہبی طرز حیات کو ختم کرنے، اسکو منسوخ کرنے، اسکو مسخ کرنے اور اسکو روندنے اور انکو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ٹی۔وی پر جو مستورات ایکٹرسوں اور مرد حضرات اداکاروں کا رول ڈراموں میں ادا کر رہے ہیں۔جو ڈرامہ نویس ان ڈراموں کے خالق ہیں یا جو مرد و زن پر مشتمل اشتہار ٹی۔وی پر مشتہر ہو رہے ہیں۔انکی تعداد گن لو۔ان بے حیاؤں کی نفری ہزار بارہ سو سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔بے حیائی پھیلانے والے بہترین شہرت یافتہ ادیبوں اور فنکاروں کے سرکاری تمغات کی تعداد گن لو۔جن کو بے حیائی پھیلانے کا انعام دیا جاتا ہے۔انکا پاکستان کی تہذیب و تمدن اور ثقافت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔جمہوری حکمران دنیائے عالم کو جو پاکستانی مسلم امہ کا تشخص پیش کر رہے ہیں۔وہ سراسر ظلم اور زیادتی ہے۔ انبیا علیہ السلام اور انکے الہامی، روحانی صحیفوں کے خلاف جمہوریت کے سیاسی دانشوروں، سیاسی سکالروں، سیاسی لکھاریوں کی ایک عالمگیر سازش ہے جس کے ذریعہ تمام پیغمبران اور انبیا علیہ السلام اور انکے الہامی صحیفوں کی توہین اور انکے نظریات کو بین الاقوامی سطح پر منسوخ کرکے اور جمہوریت کے باطل، غاصب نظریات کی سرکاری بالادستی قائم کرکے پیغمبران کے نظریات

اور تعلیمات کو بے اثر بنایا جا رہا ہے۔ مذہب پرست امتیں جمہوریت کی سرکاری بالا دستی کی قید میں مقید اور بے بس ہو چکی ہیں۔ آج بھی حسینی قافلے کے خلاف بدنصیب علما کرام اور مشائخ کرام یزیدی نظام کا ساتھ دینے سے گریز نہیں کر رہے۔ جس کے ذریعے یہ نمرود، فرعون اور یزید کے نظریات کی جنگ جیتنا چاہتے اور جمہوریت کے اقتدار کی تلوار سے ورلڈ آرڈر کے تحت ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کے نظریات اور تعلیمات اور کردار اور پوری تہذیب کو دنیا سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔

۲۷۔ ان حقائق کی روشنی میں اصل حقیقت تک رسائی کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس دین کش جمہوریت اور اسکے سیاستدانوں اور مذہبی سیاسی پیشواؤں کو روکنا مسلم امہ کے ہر فرد کا دینی پاکیزہ فریضہ ہے۔ عالم دین اور مشائخ کرام جو جمہوریت کے نظام میں اپنی دینی سیاسی جماعتیں بنا کر جمہوریت کے نظام کا حصہ بنے بیٹھے ہیں۔ انکے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ کہ وہ مادیت اور اقتدار کے حصول کی خاطر ضمیر اور دین کو فروخت کرنے کا عمل جاری رکھنا چاہتے ہیں یا ترک کرنا چاہتے ہیں۔ اس تحریر کے بعد ان سے پوچھ لینا بہتر ہوگا۔ کیا وہ اسکے بعد بھی جمہوریت کی حکومت کا حصہ بننا پسند کرتے ہیں۔ یہ اپنی اپنی سیاسی اسلامی جماعتوں کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اپنے ورکروں کو مطلع کر دیں۔ تاکہ انکا اصل روپ انکے سامنے آسکے۔ اگر یہ ملک میں دین نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ تو حکومت سے فارغ ہو جائیں۔ دین مہینوں میں نہیں دنوں میں نافذ ہوگا۔

۲۸۔ کیا علما کرام اور مشائخ کرام جمہوریت اور دین کے شورائی نظام کے فرق کو سمجھتے ہیں۔ کیا وہ اچھی طرح جانتے نہیں کہ جمہوریت کے نظریات اور دین کے نظریات ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔

ا۔ جمہوریت کی سرکاری بالا دستی نمرود، فرعون اور یزید کے ضابطہ حیات کے علم عمل اور کردار کی!

ملک میں اصول وضوابط جمہوریت کے! مخلوط اسمبلیاں جمہوریت کی!

مخلوط تعلیمی نظام جمہوریت کا! مخلوط معاشرتی نظام جمہوریت کا!

سودی معاشی نظام جمہوریت کا! طبقاتی سرکاری نظام جمہوریت کا!

دین کی تقلید سرکاری طور پر زندگی کے ہر شعبہ میں منسوخ!

اے دینی اسلامی جماعتوں کے سیاسی رہنماؤ۔ اے جمہوریت کی سیاست کے علما کرام اور مشائخ کرام، اے جمہوریت کے مذہب کے ایم پی اے، ایم این اے اور سینیٹرو

اے جمہوریت کے نظام حکومت کو چلانے والے مشیرو، وزیرو۔ بتاؤ! تمہیں کس نام سے پکارا جائے۔ فرعون یا یزید کے ایجنٹ، دین کے منکر، دین کے منافق یا دشمن دین۔ یا مسلمان فیصلہ کر کے امت کو بتا تو دو۔ ورنہ اپنی غلطی کا اعتراف کرو اور دین کو بحال کرو۔ یا اللہ انکو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین۔

۲۔کیاوہ مذہبی رہنماجمہوریت کے نظام حکومت میں شامل ہوکر دین کی حفاظت کر
رہے ہیں یا دین کوضرب کاری لگا رہے ہیں۔
کیاپاکستان میں بسنے والی مسلم امہ سرکاری طور پر جمہوریت کے باطل، غاصب
ضابطہ حیات کی تقلید کی پابندنہیں بن چکی۔

۳ ۔کیا وہ شورائی جمہوری نظام کو ترک کر کے دین کے خلاف جمہوریت کے
الیکشنو ں میں حصہ لیکر ایم پی اے۔ایم این اے اور سینیٹر کے ممبران بنتے نہیں ہیں۔

۴۔کیاوہ الیکشن جیتنے کے بعد مشاورتیں، وزارتیں حاصل کرکے جمہوریت کے
دین کش نظام کی حکومتوں کا حصہ نہیں بنتے چلے آرہے۔

۵۔کیا جمہوریت کے باطل نظریات اور غاصب ضابطہ حیات کی سرکاری تقلید سے
اسلام کا نفاذ ممکن ہے۔جمہوریت کے سیاستدانوں نے مسلم امہ کو ۷۸ سیاسی
جماعتوں میں منقسم کر رکھا ہے۔اور مذہبی رہنماؤں نے ملت اسلامیہ کی وحدت
کو مسلکوں اور فرقوں میں بکھیر رکھا ہے۔مسلم امہ کی وحدت کو ختم کرنے کے یہ
تمام گھناؤنے طریقے ہیں۔دین کی عمارت میں جمہوریت،مسلکوں اور فرقوں
کے بتوں کوختم کرنا ہوگا۔وحدت دین کی شمع روشن کرنی ہوگی۔

۶۔کیا اسلام کے نظریات اور ضابطہ حیات کو اسمبلیوں کے ذریعہ سرکاری طور پر ختم
کرنے اور ترک کرنے سے اسلام نافذکیا جا سکتا ہے۔تم کیسے عالم دین اور
مشائخ کرام ہو۔ملت اسلامیہ کو اپنا اصل تعارف کراؤ۔

۷۔ کیا یہ عالم دین اور مشائخ کرام جمہوریت کی سیاست میں دین کے نام پر
اپنی اپنی جماعتیں تشکیل دینے والے دین اسلام کے رہبر ہیں یا رہزن۔

۸۔ کیا اس جمہوریت کی عملی زندگی کے بعد، ان سے پوچھ لیا جانا مناسب ہے کہ وہ
یزیدکے ساتھی ہیں یا حضرت امام حسینؓ کے قافلے سے تعلق رکھتے ہیں۔

۹۔ ان سے یہ بھی پوچھ لینا مناسب ہوگا کہ وہ زندگی تو فرعون کی گذاریں اور
عاقبت انکو کس کی ملنی چاہیئے۔فرعون کی یا موسیٰ علیہ السلام کی۔ انکو اپنا قبلہ
فوری طور پردرست کر لینا چاہیئے

۲۹۔جمہوریت کے باطل اور غاصب نظریات اور ضابطہ حیات کا راستہ صرف اور صرف پیغمبران کی امتیں اور انکے مذہبی پیشوا ہی روک سکتے ہیں۔تمام مذاہب کی تمام امتیں اور دنیا کے تمام نظریات کی تقلید کرنے والے عوام جمہوریت کے نظام اور سسٹم کی گرفت میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔جمہوریت کا نظریہ حیات۔جمہوریت کا تعلیمی نصاب۔جمہوریت کا علم۔جمہوریت کے مخلوط تعلیمی ادارے۔جمہوریت کا معاشی نظام۔جمہوریت کا معاشرتی نظام۔جمہوریت کے اخلاقی اصول۔جنسی آزادی کا ضابطہ اور ازدواجی اور خوانگی زندگی کا خاتمہ۔دنیائے عالم کے تمام ممالک کی مذہبی امتوں کو سیاست کے ممبران کے پیغمبران کی تحویل میں دیدیا گیا ہے۔تمام مذاہب کی امتوں کا سرکاری مذہب جمہوریت مقرر ہو چکا ہے۔جمہوریت کے دانشوروں، سکالروں، داناؤں اور پیشواؤں نے بڑی ہنرمندی اور بڑے ٹیکنیکل طریقہ کار سے تمام مذاہب کے ضابطہ حیات کے اصول وضوابط کو سرکاری سطح پر منسوخ کر کے انکی معاشی اور معاشرتی افادیت کو ختم کردیا ہے۔روحانیت پر مادیت کی بالادستی قائم کردی ہے۔جمہوریت کے مادہ پرستی اور اقتدار پرستی کے فتنہ نے دنیائے مذاہب کی امتوں میں فساد پھیلا رکھا ہے۔مادہ پرست، زن پرست، ہوس پرست، شہوت پرست اور اقتدار پرست مخلوق خدا اور بنی نوع انسان سے ظلم کی نوک پر حق چھینتے ہیں۔غاصبانہ قوت اور طاقت کی بنا پر وسائل چھینتے ہیں۔اسی طاقت اور وسائل کی برتری سے **ملک** کا اقتدار سنبھالتے ہیں۔طاقتور ممالک کمزور اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے بے گناہ عوام پر حملے کرتے اور ان کا قتال جاری رکھتے ہیں۔جسموں کو تسخیر کرتے ہیں۔انسانی دلوں سے اترتے جاتے ہیں۔

۳۰۔مذاہب بنی نوع انسان میں اخوت ومحبت اور ادب واحترام کی شمع روشن کرتے ہیں۔خدمت خلق کے عمل کو حسن اخلاق سے ادا کرتے ہیں۔عدل وانصاف قائم کرتے ہیں۔ایثار وثار کی قندیلیں منور کرتے ہیں۔بنی نوع انسان کے دلوں کو اعلیٰ صفات سے مالامال کرتے ہیں۔نیکی کی راہ استوار کرتے ہیں۔مذاہب کے ضابطہ حیات کی حدود وقیود معاشرتی زندگی کو سنوارتی ہیں۔مذاہب کے نظریات کی آبیاری دلوں کو عاجزی اور انکساری سے روشناس کرواتی ہے۔مذاہب کی تعلیمات اپنی ذات سے متعارف کروانے کا سلیقہ عطا کرتی ہے۔مخلوق خدا سے حلیمی اور کریمی کے عمل کا راستہ اور اسکی افادیت سے آشنائی اور آگاہی بخشتا ہے۔ہم نے تو مذاہب کے الہامی نور کی قندیلوں کو روشن کرنا تھا۔ہم نے تو مخلوق خدا کو سچائی کا راستہ دکھانا تھا۔ہم نے تو دوسرے نظریات سے منسلک مخلوق خدا کو راہ راست دکھانا تھا۔ہم نے تو مخلوق خدا کو سلسلہ انبیاءعلیہ السلام سے متعارف کروانا تھا۔ہم نے تو انکے کردار کی روشنیاں پھیلانی تھیں۔ہم نے تو مخلوق خدا کے دلوں اور روحوں میں مذہبی تعلیمات کے چراغ روشن کرنے تھے۔ہم نے تو انسانیت کی خدمت کے آداب بجالانے تھے۔ہم نے تو انسانیت کو دکھوں اور اذیتوں سے نجات دلانی تھی۔ہم نے تو دنیا کی بے ثباتی کا سبق مخلوق خدا کو یاد کروانا تھا۔ہم نے تو خالق کی خدائی اور کنبہ خدا کی عزت وتوقیر کرنی تھی۔ہم نے تو اخوت ومحبت کے نور کو عام کرنا تھا۔ہم نے تو زخمیوں کی مرہم پٹی، بیماروں کو دوا اور شفا مہیا کرنی تھی۔ہم نے تو دوسرے نظریات سے منسلک عوام الناس کو اپنے کردار کی خوشبو سے معطر کرنا تھا۔انکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا تھا۔لیکن ہم نے تو انبیاءعلیہ السلام کی نافرمانی کا عمل جاری کرلیا۔اور انکی تعلیمات، ضابطہ حیات اور طرز حیات کو سرکاری طور پر ختم کردیا۔

جمہوریت کے مذہب کش نظام حیات کو سرکاری طور پر نافذ کر کے دنیا میں مذہب کے خلاف جمہوریت کا ایک خوفناک تباہ کن فتنہ پیدا کر دیا۔ مذاہب کے قوانین اور ضابطوں کو جمہوریت پرست سیاستدانوں اور حکمرانوں نے کثرت رائے کی تلوار سے نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔ مادیت اور حصول اقتدار کے عالمی دہشت گردوں نے جمہوریت کی عالمی قیادت قائم کر لی۔ امتوں کا نام پیغمبران کے ناموں تک محدود کر رکھا۔ انبیا کی صداقتیں اور صفات جمہوریت کے رہبر نگل گئے۔ امتیں پیغمبران کیلئے باعث ندامت بن کر رہ گئیں۔

۳۱۔ وقت کے تمام، مذہبی دانشوروں، اہل علم مذہبی رہنماؤں اور اہل بصیرت روحانی پیشواؤں کی توجہ جمہوریت کی سیاہ اندھیری کی طرف مبذول کروانا نہائیت ضروری سمجھتا ہوں۔ دنیا مختلف نظریات کے پھولوں سے آراستہ ہے۔ جیسے کیمونیزم، سوشلزم، ہندوازم، بدھ ازم اور مذہب پرستی کے نظریات کے مختلف پھول۔ نظریات سے نفرت کرنا انسانوں سے نفرت کرنے کے مترادف ہے۔ انسانوں سے نفرت خالق کے عمل سے نفرت کرنے کے مترادف ہے۔ مذاہب خدا اور اسکے انبیاء علیہ السلام کے نظام سے متعارف کرواتے ہیں۔ خیر اور شر کی تمیز سکھاتے ہیں۔ اچھائی اور برائی کی پہچان کرواتے ہیں۔ نیکی اور بدی کا شعور عطا کرتے ہیں۔ اللہ تعالی کی حاکمیت سے آشنائی کرواتے ہیں۔ اس دارالفناہ کی حقیقت سے آگاہی بخشتے ہیں۔ اللہ تعالی نے انسان کی رہنمائی کیلئے چار الہامی صحیفے چار پیغمبران پر یکے بعد دیگرے نازل فرمائے۔ یہ صحیفے پوری انسانیت کی ملکیت ہیں۔ انکی امتوں نے تو بنی نوع انسان کی رہنمائی کا طیب فریضہ تو انبیاء علیہ السلام کے ان صحیفوں کی روشنی میں فروزاں اور ادا کرنا تھا۔

۳۲۔ لیکن سیاستدانوں اور حکمرانوں نے دنیا کے تمام مذاہب اور نظریات پر جمہوریت کی بالادستی اور حکمرانی کا طرز حکومت قائم کر لیا ہے۔ جس نے دنیائے عالم میں تمام مذاہب اور نظریات کی تہذیب وتمدن کو دبوچ اور ختم کر رکھا ہے۔ مذاہب کی تمام امتیں ایک ہی نظریات اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد مصطفیﷺ تک کی تمام امتیں ایک ہی نظریات کی آبیاری کرتی چلی آرہی ہیں۔ جمہوریت نے تمام مذاہب کے نظریات، ضابطہ حیات، ضابطہ اخلاق، طرز حیات، تعلیمات اور ان کا تہذیب وتمدن، معاشی اور معاشرتی اقدار کو نگل کر رکھ دیا ہے۔ مخلوق خدا مادیت اور اقتدار کی دلدل میں پھنس چکی ہے۔ آج کے جمہوریت پسند حکمران نفرت، نفاق اور جنگ وجدل میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اور دنیا کو نیست و نابود کرنے کے مہلک ہتھیاروں کی دوڑ میں پھنس چکے ہیں۔ اس نفرت ونفاق اور جنگ وجدل اور قتل و غارت کی آگ کو صرف اور صرف انبیا کرام کی اخوت ومحبت اور خدمت و ادب کی تعلیمات اور کردار کی رحمتیں ہی بجھاسکتی ہیں۔ ان تمام صاحب بصیرت مذہبی پیشواؤں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا مذہبی فریضہ بین الاقوامی فورم پر مل کر پورا کریں۔ دنیا میں انبیا علیہ السلام کا امن اور سلامتی کا راستہ انسانیت کو دکھائیں۔ تا کہ دنیا امن کا گہوارا بن سکے۔ آمین

OQASA